السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وفات کے وقت طعام کا بندوبست کن لوگوں کی طرف سے ہونا چاہیئے اور کتنے دنوں کے لیے ہونا چاہیئے ۔ نیز موجودہ رائج سسٹم کس حد تک درست ہے ؟

(حافظ محمد واہد، فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس گھر میں فوتیدگی ہوجائے توان کے طعام کا بندوبست میت کے قریبی رشتہ داروں یا پڑوسیوں کو کرنا چاہیئے کیونکہ حدیث میں آتا ہے :

[((عن عبداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إصنعوالآل جعفر طعمافقد أتاہم مایشغلہم))

عبداللہ لن جعفر نے کہاکہ جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایاکہ جعفر کے گھر والوں کےلیے کھنا تیار کروان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جوان کو مشغول رکھے گی۔ (مستدرک حاکم 1/372،ابو داؤد2/59، ترمذی 2/137)

اس حدیث کوامام حتکم نے صحیح کہاہے اورامام ذہبی نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے ۔ امام ابن سکن نے بھی اسے صحیح کہا ہے ۔ یعنی سیدنا جعفر غزوۂ متۃ میں شہید ہوئے جب شہید ہوئے جب انکی شہادت کی خبر آئی تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو کہاکہ جعفر کے گھر والوں کےلیے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ توپریشانی میں بتلاہیں، کھانا نہیں پکاسکیں ۔ اس کھانے کو عام لوگوں کےلیے دعوت کی صورت بنالینا درست نہیں ہے اور نہ ہی میت کے گھر والوں کےلیے کھانا تیار کرنا چاہیئے بلکہ یہ لن کے عزیز واقارب کا حق ہے ۔ جیساکہ سیدنا جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ :

((کنانری الإجماع إلی أعل المیت وصنعة الطعام من النیاحة))

''ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اور وہاں کھنا تیار کرنا نوحہ شمار کرتے تھے''

(ابن ماجہ 1/513(1612)احمد حدیث نمبر 6905،125،126/11 پران الفاظ سے یہ روایت مروی ہے :

((کنا نعد الإجماع إلی أہل المیت وصنیعة الطعام بعد دفنہ من النیاحة))

''ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اور میت کے دفن کے بعد وہاں کھانے کا انتظام کرنا نوحہ شمار کرتے تھے'' اور نوحہ شریعت میں حرام ہے ۔

شیخ احمد محمد شاکر مسند احمد کے حاشیہ پراس کی یوں شرح کرتے ہیں کہ :

"والمراد بصنعة الطعام ہنا : مایصنعہ أہل المیت لضیافة الواردین للعزاء زعموا فإن السنة أن یصنع الناس الطعام لأہل المیت لاأن یصنعوہم للناس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ...إصنعوالآل جعفر طعاما ."

صنعۃ الطعام کا مطلب یہ ہے کہ اہل میت ان لوگوں کےلیے جوان کے ہاں تعزیت کےلیے تے ہیں کھانا تیار کریں... حالانکہ سنت یہ ہے کہ لوگ اہل میت کےلیے کھانا تیار کریں نہ اہل میت لوگوں کےلئے ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جعفر شہید ہوئے توکہا تھاکہ آل جعفر کےلیے کھانا تیارکرو۔ علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر 1/437 میں ایسے کھانے کے متعلق لکھا ہے ''وھی بدعة قبیحة''

یہ قبیح بدعت ہے ۔ اس مسئلہ پر ائمہ اربعہ اوراور دیگر محدثین کا اتفاق ہے جیساکہ الفتاح الربانی ۸/۹۰ میں مرقوم ہے ۔

البتہ جو مہمان دوردراز سے تعزیت کیلیئے آتے ہیں ان کیلیئے کھانے کا بندوبست کرنا درست ہے کیونکہ وہ اہل میت کے طعام کے ضمن میں ہی آتے ہیں ۔

اورہمارے ہاں جوبرادری سسٹم رائج ہے اس میں یہ خرابی ہے کہ یہ کھانا عوض ومعاوضہ بن چکا ہے اورجتنی دیرتک اس کھانے کا عوض نہ دیا جائے اتنی دیرتک برادری والے اس کو قرض سمجھتے ہیں ۔ ہمیں یہ خرابی دور کر کے صحیح سنت کے مطابق کام کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق دے ۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل](#)

ج1

محدث فتویٰ